الرموز

مرتبہ

محمد نظام الدین حسن نوتنوی

بی اے۔ بی ایل

سنۂ عیسوی ۱۹۰۲

مطبوعہ انوار الاسلام۔ پورانی حویلی
حیدرآباد۔ دکھن ہند

مسلسل فہرست مضامین الرموز

مسلسل فہرست مضامین اَلرُّمُوز

مُبَسمِلاً وَمُحَمدِلاً وَمُصَلّیاً

رُمُوزِ کتابت

تعریف رموز

۱۔ رُمُوز جمع مکسّر لفظ رمز کی ہے رمز بفتح اول وسکون ثانی بمعنی کنایہ کے ہے۔ جمع مکسّر اس کی بفتح اول ہے۔ یا ضمہ اول محقق نہین ہوتا ہے۔ فتح بحالت اصلی رہیگا۔ یا ضمہ بوجہ مضموم ہونے حرف ثانی کے ہو جاتا ہے قابل تحقیق ہے۔ جو اعداد یا الفاظ بکثرت استعمال ہوتے ہین اُن کو اہل فن بغرض اختصار بذریعۂ ''رمز'' کے لکھتے اور بولتے ہین تاکہ طوالت سے تضیع اوقات نہ ہو۔ یا اشتباہِ کتابت رفع ہوجایے۔ مثلاً ایضاً لفظ مخفف ''اَیضاً ایضاً'' کا ہے لیکن بوجہ کثرت کتابت سطر پر محض تنوین مفتوحہ '' یعنے دو زبر = ''٫٫'' دینے سے مقصد کاتب کا معلوم ہوجاتا ہے جب کہ وہ عبارت مافوق کا اعادہ کرنا چاہتا ہو۔ یہ ہی علامت انگریزی مین بھی مستعمل ہے۔

تقسیم رموز

۲۔ عبارت مین رموز بغرض سہولت تحریر کے حسب ذیل مستعمل ہین :۔

(۱) **فصل اوّل** ۔ اعراب حروف

(۲) **فصل دوم** ۔ اوقاف عبارت جو علماء

مشرقی مدارس ہند، بخارا، بغداد، دمشق، قاہرہ کے ایشیا اور افریقہ مین مستعمل کرتے ہین۔

(۳) فصل سوم۔ اوقاف عبارت جو علماء مغربی مدارس ہسپانیہ مین استعمال کرتے تھے اور بلحاظ ضرورت لسانی چند ترمیمات کے ساتھ تمام اقوام یوروپ اُن کو استعمال کرتی ہین۔

(۴) فصل چہارم۔ تعبیر اعداد بالفاظ۔ اعداد کو جب الفاظ مین ادا کرتے ہین تو بوجہ کثرت استعمال اُن کو مخفف کر دیتے ہین تاکہ عمل حسابی ذہن نشین طلباء علم ہو۔ لہذا ہر لفظ عدد کا اشتقاق معلوم کرنا ہمیشہ باعث سہولت اعمال حسابی چاہیے۔

(۵) فصل پنجم۔ اعداد کو بغرض رفع اشتباہ الفاظ عربی کا مخفف بشکل رقم لکھتے ہین۔

(۶) فصل ششم۔ حروف بجائے اعداد۔ بعض مقامات پر اعداد کو بغرض زینت کلام یا تحفظ حروف لکھتے ہین۔

(۷) فصل ہفتم۔ رموز حسابی چند ابتدائی علامات درج کی جاتی ہین۔ ورنہ جبر و مقابلہ و اقلیدس و علوم مثلث و مخروطی مین جو اعلیٰ حل مسائل ریاضی کے لیئے علامات مستعمل ہین اُن کا اندراج ہر بحث مین مفصل مل سکتا ہے۔

(۸) فصل ہشتم۔ علم ہیئت کی چند علامات جو عموماً کتابت مین مستعمل ہین درج کی جاتی ہین۔

(۹) فصل نہم۔ رموز اوزان۔ اس مین چند علامات علم حساب لکھی جاتی ہین۔ یہ علامات اوزان اکثر اطباء اور عطار اور تجار استعمال کرتے ہین۔ اور عوام الناس کے معاملہ مین بہت کار آمد اور مفید ہوئے ہین اور عامۂ خلایق اُن سے مستفید ہو سکتے ہین۔

(۱۰) فصل دہم۔ عام مخففات جو مکتوبات اور ملفوظات دونون مین مستعمل ہوتے ہین درج کیئے جاتے ہین۔

فصل اول۔ اعراب حروف

۳ ـــــ َ ۔ بالائے حرف یعنے زبر کی علامت
فتح
ہے۔ فتحہ لفظ عربی ہے اس کو فارسی مین زبر کہتے ہین کیونکہ یہ حرف کے اوپر ہوتا ہے نحو عربی مین آخر کلمہ کے زبر کو فتح یا نصب بلحاظ ترکیب نحوی کہتے ہین۔ مگر اُردو مین اس کی ضرورت لاحق نہین ہوتی ہے۔

۴۔ ـِ ۔ تحت حرف کسرہ یعنے زیر کی علامت ہے (کسرہ) کیونکہ یہ حرف کے نیچے ہوتا ہے۔ اس کو عربی مین جر بھی کہتے ہین۔ ان مین تغائر لسانی کے رو سے وہی تعلقات ہین جو فتحہ اور زبر اور نصب مین ہین۔

۵۔ ـُ ۔ بالائے حرف ضمہ یعنے پیش (ضمہ) کی علامت ہے۔ ان کو رفع بھی کہتے ہین۔ ان مین بھی اجمالی فرق دفعہ سوم کے اجمالی بیان سے واضح ہوسکتا ہے۔ دیکھو دفعۂ سوم۔ یہ مخفف لفظ ضمہ ہے جس سے میم اور ہ حذف کی گئی ہے۔

۶۔ ـً ۔ بالائے حرف تنوین مفتوح کی (تنوین مفتوح) علامت ہے۔ تنوین مصدر ہے باب تفعیل سے۔ اس کے اصلی معنی کسی اسم کو مُنَوَّن کرنے کے ہین مگر علماء نحو کے نزدیک اُس نون ساکنہ سے عبارت ہے جو اسماء کے اخر مین بولا جاتا ہے۔ یہ اُس مقام پر زبان عربی مین پیدا ہوتی ہے جہان کوئی اسم عامل رفعی و نصبی و جری کے داخل ہونے سے جبکہ الف لام سے معرّیٰ ہو، معرب ہوا ہو، بجائے نون ساکنہ کے تنوین اس غرض سے لکھتے ہین کہ معنی لفظ مین شبہہ دوسرے لفظ کا ناشی نہ ہو مثلاً ضربت ضرباً کے معنی ہین کہ مین نے خوب مارا۔ اگر ضربت ضربن لکھین تو ضربتُ اور ضربن جداگانہ الفاظ معلوم ہوتے ہین صورت مفعول مطلق باقی نہین رہتی ہے۔

۷۔ ـٍ ۔ تحت حرف تنوین مکسور کی علامت (تنوین مکسور) ہے۔ جب تلفظ کے وقت عامل جری سے نون ساکنہ پیدا ہوتا تھا اور وہ بھی کسی قدر ثقیل معلوم ہوتا تھا اس لیے اہلِ فن نے بجائے نون ساکنہ کے کسرۂ واحد کے ساتھ بغرض سہولت کتابت مین دوسرا کسرہ ضم کر دیا۔

۸۔ ـٌ ۔ بالائے حرف تنوین مضموم کی (تنوین مضموم) علامت ہے۔ اس کی وضعی شناخت دفعۂ مذکور الصدر سے معلوم ہوسکتی ہے۔

۹۔ ـْ ۔ بالائے حرف جزم یعنے سکون (جزم) حرف کی علامت ہے۔ جزم کے اصلی معنی یقین اور استقلال کے ہین مگر اہلِ فن اُس کو کسی حرف کے ساکن کرنے کے معنی مین استعمال کرتے ہین اصل مین یہ لفظ عربی ہے علامت مخفف

لفظ 'جزم' ہے جس مین میم حذف کر دیا گیا ہے۔

۱۰۔ ّ = بالائے حرف تشدید یعنے حرف مدغم کي علامت ہے۔ یہ عربي لفظ ہے۔ تشدید مصدر باب تفعیل ہے۔ مادّہ اس کا شَدّ ہے۔ 'شدّ' کے معني باندھنے اور سخت اور مضبوط ہونے کے ہین اور چونکہ ادغام مین یہ معني پائے جاتے تھے اس لیئے حرف کے مشدد کرنے کي وجہ سے اُس کا نام تشدید رکھا گیا۔ واضع نے اُس کے لیئے اُس کي کماہي صورت اور علامت مقرر کر دي۔

تشدید

۱۱۔ ــــ = تحت حرف اُس کے سکوت کي علامت ہے۔ یہ اُس حرف کے نیچے لکھتے ہین۔ جو لکھنے مین آوے اور پڑھنے مین نہ آوے۔ اس کو حرف معدولہ بھي کہتے ہین۔ مثلاً لفظ 'خویش' مین واو۔

سکوت حرف

۱۲۔ ~ = بالائے حرف۔ اُس کو بڑھا کر پڑھتے ہین یعنے مد کي علامت ہے۔ اس کے معني کشش اور درازي کے ہین۔ اہل حساب علم حساب مین خط مستقیم کو کہتے ہین اور اہل عرب واو اور الف اور ي جن کو حروف مدّ اور لین کہتے ہین کي کشش کو مدّ کہتے ہین۔ مگر اہل عجم علاوہ قرأت قرآني کے اُردو نوشت وخواند مین صرف الف کے دراز پڑھنے اور بولنے کو مدّ کہتے ہین۔ اور اُس ہي پر یہ مذکور الصدر خط لکھتے ہین۔

مد

فصل دوم ۔ اوقاف عبارت مشرقین

۱۳۔ م = میم علامت وقف لازم کي ہے جہان عبارت مین بلحاظ معني کے وقف کرنا لازم ہو۔ گو اصل مین اس کا اور رموز آیندہ کا موجد عرب ہے اور مستعمل عرب اور عجم دونون مین ہین۔ مگر علاوہ قرأت وکتابت قرآني کے دونون کے ہان متروک الاستعمال ہین۔ اور دونون نے واضع کے ہر دل پسند فائدے اور حسن غرض کو چاہ غفلت مین ڈال دیا ہے۔ کبھي سہواً بھي اُن کو وہ سوجھ نہین پڑتي ہے۔

لازم وقف

۱۴۔ ط = علامت وقف مطلق کي ہے۔ یہ اُس مقام مین لکھتے ہین جہان کسي جملے کو صدارت کلام حاصل ہو اور ذکر اوصاف تمام ہو کر اسباب اتصال باقي نہ رہتے ہون جیسا

مطلق وقف

کہ کوئی فارغ البال ہو کر مطلق العنان ہو جاتا ہو۔ اور ابتدا موقوف علیہ کے مابعد سے زیبا معلوم ہوتی ہو۔

۱۵ـــــ ج۔ جیم جائز وقف کی علامت ہے۔ جائز وقف اس میں نفس وقف اور وصل دونوں مساوی ہوتے ہیں۔ مگر وقف کسی دلیل کی بنا پر بہتر اور گزرنا جائز ہوتا ہے۔

۱۶ـــــ ص۔ وقف مرخص کی علامت ہے۔ اس مرخص وقف میں سانس ٹوٹنے کی وجہ سے ٹھیرنے کی رخصت ہے بغیر اس کے ٹھیرنا ناجائز سمجھتے ہیں۔

۱۷ـــــ لا۔ لَا وَقْفَ عَلَیْہِ۔ اس پر وقف نہیں مقصود لا ہے۔ اگر کسی جگہ لفظ 'لا' ہو اور کوئی بھولے سے ٹھیر ایا اُس کا دم ٹوٹ گیا تو اُس کو مابعد سے وصل کے ساتھ پھر پڑھنا احسن سمجھتے ہیں۔ اور بخلاف اسکے قبیح کہتے ہیں۔

۱۸ـــــ ۃ۔ آیۃ کامل کی علامت ہے۔ اس کو مقصود ۃ فی زماننا بصورت چھوٹے حلقے ○ کے لکھتے ہیں۔ اس کو وقف تام کہتے ہیں۔ اس میں اپنے مابعد سے کسی طرح کا تعلق خواہ لفظی ہو یا معنوی نہیں رہتا ہے۔

۱۹ـــــ ق۔ قاف۔ قَدْ قِیْلَ عَلَیْہِ وَقْفٌ، کی مقصود ق طرف اشارہ ہے۔ یعنی بعض اس پر وقف کے قائل ہیں لیکن اولیٰ وصل ہوتا ہے۔

۲۰ـــــ ک۔ کَذٰلِکَ کی طرف اشارہ ہے یعنی مقصود ک جو وقف اوپر گزرا ہے وہی یہاں بھی ہے۔

۲۱ـــــ صل۔ قَدْ یُوْصَلُ کی طرف اشارہ ہے مقصود صل یعنی کبھی وصل یہاں ہو سکتا ہے۔ مگر ترکِ وصل اولیٰ ہے۔

۲۲ـــــ صلے۔ وَصَلُ اَوْلیٰ کا رمز ہے یہاں مقصود صلی وقف بھی ہو سکتا ہے۔

۲۳ـــــ س۔ سکتہ کی طرف اشارہ ہے سکتہ سے سکتہ مراد وقفہ طویلہ ہے۔ یہاں زیادہ ٹھیر کر سانس نہیں توڑتے ہیں اور اس ہی وجہ سے قرّا کا قول ہے کہ وقفہ قریب بوقف اور سکتہ قریب بوصل ہے۔

۲۴ـــــ وقفہ یا اس کا اور سکتے کا فرق دفعہ وقفہ

مذکور الصدر سے روشن ہے۔

۲۵ ــــ قلا۔ قِیلَ لَا وَقْفَ عَلَیہِ کا رمز ہے۔ یعنی
مقصود قلا
بعض نے کہا ہے کہ یہان وقف نہین ہے۔ مگر وقف اولیٰ ہوتا ہے۔

۲۶ ــــ قف۔ وقف کر یہان ٹھیرنا اولیٰ ہوتا
مقصود قف
ہے۔

۲۷ ــــ لاسم۔ لَا سَمَاعَۃَ فِیْ ھٰذَا الْوَقْفِ۔ کی
مقصود لاسم
طرف اشارہ ہے۔ یعنی یہان وقف سُنا نہین گیا ہے۔

۲۸ ــــ مع۔ معانقہ۔ ∴ کی طرف اشارہ ہے
مقصود مع
اس کے واسطے تین نقطے مذکور الصدر بھی لکھتے ہین اس لئیے کہ معانقہ مین تین نقطے ہین۔

۲۹ ــــ بقیہ رموز اوقاف عبارت جو متروک
رموز بقیہ
الاستعمال ہین وہ اس رسالہ مین درج نہین کیے گئے۔ شائقین رسالۂ اوقاف عبارت مین بالتفصیل اس بحث کو معائنہ کر سکتے ہین۔

فصل سوم۔ رموز اوقاف عبارت مختصرین

۳۰ ــــ ہ۔ واؤ مقلوب وقف خفیف کی
وقف
علامت ہے۔

۳۱ ــــ ۂ۔ واؤ مقلوب مع نقطہ۔ نصف
نصف وقف
وقف مخفف ہے۔

۳۲ ــــ ۂۂ۔ دو واؤ مقلوب علامت اقتباس
اقتباس
ہے۔

۳۳ ــــ ـــ۔ مخفف لفظ بہت ہے جس سے
مقصود بہت
فقرہ کٹ جاتا ہے۔ اور یہ وقف کامل کی علامت ہے۔

۳۴ ــــ ا۔ ندا کی علامت ہے۔ لفظ ندا کا
ندا
مخفف ہے صرف نقطۂ نون اور الف لفظ ندا پر اکتفا کیا گیا ہے۔

۳۵ ــــ ۶۔ لفظ استفہام کا مخفف ہے۔
استفہام
یہ استفہام کے مقام مین لکھا جاتا ہے۔ فاء اور ہاء ہوز کو ملا کر اصل لفظ مادّۂ فہم کا جزو ہے۔ اور اس علامت مین فہم کا مخفف ہے۔

فصل چہارم۔ تعبیر اعداد بالفاظ

۳۶ — گیارہ = ایک رادہ = ایک منسوب بہ دس
گیارہ = ۱۱ کا مخفف ہے۔

۳۷ — بارہ = ب رادہ = دو منسوب بہ دس
بارہ = ۱۲ کا مخفف ہے۔ ابجد میں ب کے اعداد دو ہیں۔ ہندی میں ب × ب = ۴ یعنی ۲×۲ = ۴۔ بیج ہندی میں دو کو کہتے ہیں۔

۳۸ — تیرہ = تین رادہ = تین منسوب بہ دس
تیرہ = ۱۳ کا مخفف ہے۔

۳۹ — چودہ = چار دد = ۱۴ کا مخفف ہے۔
چودہ

۴۰ — پندرہ = پنج رادہ = پندرادہ = ۱۵ کا
پندرہ مخفف ہے؛ یہاں ج کو د سے بدل دیا ہے۔ اور دال مابعد کو حذف کیا ہے۔

۴۱ — سولہ = چھ رادہ = شش رادہ = سولہ =
سولہ ۱۶۔ یہاں چ کو س سے بدل دیا ہے اور ر کو ل سے بدلا اور ا و د کو حذف کیا۔

۴۲ — ستّرہ = سات رادہ = ۱۷ کا مخفف
ستّرہ ہے۔ یہاں الف کو حذف کر کے ت کو مشدد کیا ہے۔ بعض لوگ بلا تشدید تلفظ کرتے ہیں۔ اور ا و د کو حذف کر دیا ہے۔

۴۳ — اٹھارہ = آٹھ رادہ = ۱۸ آٹھ منسوب
اٹھارہ بہ دس کا مخفف ہے۔

۴۴ — اُونیس = ایک اونے بیس = ۱ - ۲۰
اونیس = ۱۹ = بیس سے کم کیا ایک۔ اس ہی طرح اعداد ذیل ہیں۔

۴۵ — اون تیس = ایک اونی تیس = ۲۹
اون تیس = ۱ - ۳۰ = تیس سے کم کیا ایک۔

۴۶ — اون تالیس = ایک اونے چالیس
اون تالیس ۳۹ = ۱ - ۴۰ = چالیس سے کم کیا ایک۔

۴۷ — اون چاس = ایک اونے پچاس =
اون چاس ایک اونے پچاس = ۱ - ۵۰ = ۴۹ = پچاس سے کم کیا ایک۔

۴۸ — اون سٹھ = ایک اونے ساٹھ = ۱ -
اون سٹھ ۶۰ = ۵۹ = ساٹھ سے کم کیا ایک۔

۴۹ — ایک اونے ستّر = ۱ - ۷۰ = ۶۹ =
اون ہتّر سے کم کیا ایک۔

۵۰ — اون اُستی = ایک اونے اَستی =
اون اَستی

۸۰ - ۱ = ۷۹ = اُسْتِيْ سے کم کیا ایک۔

۵۱ ــــ نواَسِيْ = نو اور اُسِي = ۹ + ۸۰ = ۸۹
نواَسِيْ

۵۲ ــــ نن نانوے = نو آن نَوِے = ۹ + ۹۰ = ۹۹۔ ہندي مین آن بمعني اور کے ہے۔
نن نانوے

۵۳ ــــ یہ ہي حال عَشَرات کا ہے۔ اُن کا بیان دیکھو دفعات ذیل مین:۔
ہدایت

۵۴ ــــ دس = دہ = ۱۰؛ ہا کو سین سے بدل دیا ہے۔
دس

۵۵ ــــ بیس = بیج اور دس = ۲ × ۱۰ = ۲۰؛ بیج ہندي مین دو کو کہتے ہین۔ اور ابجد کے حساب سے بھي ب کے اعداد ۲ ہین
بیس

۵۶ ــــ تیس = تین اور دس کے ضرب دینے سے پیدا ہوتا ہے = ۳ × ۱۰ = ۳۰۔ نون اور دال حذف ہو گئے ہین۔
تیس

۵۷ ــــ چالیس = چار دس = ۴ × ۱۰ = ۴۰۔ ر کو لام سے بدلا اور دال کو حذف کر کے يَ اضافہ کي۔
چالیس

۵۸ ــــ پچاس = پانچ دس = ۵ × ۱۰ = ۵۰؛ نون اور دال کو حذف کر دیا ہے۔
پچاس

۵۹ ــــ ساٹھ = چھ دس = ۶ × ۱۰ = ۶۰۔ اصل ساٹھ سہادہ ہے۔ ہندي مین چھ کو سہا اور فارسي مین شش کہتے ہین اور دس کو ' دہ ' فارسي اور ہندي مین کہتے ہین۔ ہ حذف کر کے د کو ٹ سے بدلا = تلفظ ساٹھ = ۶۰ ہو گیا۔ یا ساٹھ = چھ دس = ۶ × ۱۰ = ۶۰ = شش × دہ = ششٹ × دہ ہے۔ ہندي مین چھٹي کو ششٹي کہتے ہین۔ بعد تخفیف کے س ٹ ہ ضروري حروف بحال رہ گئے ہین۔

۶۰ ــــ ستر = سات رادہ = ۷ × ۱۰ = ۷۰ ہے چونکہ ستّرہ سے التباس ہوتا تھا لہذا ت کو مشدد کر کے الف دال ہ کو حذف کر دیا تاکہ سَتَّرَہْ = ۱۷ و سَتَّر = ۷۰ کے تلفظ مین التباس نہ ہو۔ یا سَتَّر = سپت رادہ = ۷ × ۱۰ = ۷۰ ہے۔ ہندي مین سپت = ۷ ہے بغرض رفع التباس مذکور الصدر کے بعض حروف کو تخفیفاً حذف کر کے بنائے کلمہ کو تین حروف = سَتَّر پر باقي رکھا۔
ستر

٦١ ـــــ اَرْبَيْ = آٹھ دس = ٨ × = ٨٠ = آٹھ دس ہے۔ آٹھ دس مین ٹ ھ د کو حذف کرکے دس کو مشدد کردیا اَتّي = ٨٠ بن گیا
اَرْبَيْ

٦٢ ـــــ نَوّبے = نودہ = نودہے = ٩ × ١٠ = ٩٠ ہے۔ اس مین دال اور ہ کو حذف کرکے واو کو مشدد کیا ہے۔ یا نوہ = نودہ = ٩ × ١٠ = ٩٠ ہے۔ دال کو حذف کرکے واو کو مشدد کردیا ہے۔
نَوّبے

فصل پنجم ـ رقوم بجائے اعداد

٦٣ ـــــ عـد ـ عد = ایک = ١ ـ یہ رقم مخفف ہے لفظ عدد کی۔ خط شکست مین عـد ـ دونون دال کو ملاکر لکھتے ہین۔ عدد ایک = عدد احد = عـد = عدد ١ = صاف مخفف لفظ عدد ایک کا معلوم ہوتا ہے۔
رقم ایک

٦٤ ـــــ عـد = عدد = عددان = دو = ٢ کا رمز ہے۔
رقم دو

٦٥ ـــــ ے = ثَلٰثَةٌ = تین = ٣ کا رمز ہے۔
رقم تین

٦٦ ـــــ للعہ = اَرْبَعَہ = چار = ٤ کا رمز ہے۔
رقم چار

٦٧ ـــــ ص = صہ = خَمْسَۃٌ = پانچ = ٥ کا رمز ہے۔
رقم پانچ

٦٨ ـــــ ے = سِتَّۃٌ = چھ = ٦ کا رمز ہے۔
رقم چھ

٦٩ ـــــ معہ = سَبْعَۃٌ = سات = ٧ کا رمز ہے۔
رقم سات

٧٠ ـــــ مے = ثَمَانِیَۃٌ = آٹھ = ٨ کا رمز ہے۔
رقم آٹھ

٧١ ـــــ تعہ = تِسْعَۃٌ = نو = ٩ کا رمز ہے۔
رقم نو

٧٢ ـــــ عـہ = عَشَرَۃٌ = دس = ١٠ کا رمز ہے۔
رقم دس

٧٣ ـــــ لعـہ = اَحَدَعَشَرَ = گیارہ = ١١ کا رمز ہے۔
رقم گیارہ

٧٤ ـــــ عـہ = اِثْنَاعَشَرَ = بارہ = ١٢ کا رمز ہے۔
رقم بارہ

٧٥ ـــــ یـہ = ثَلٰثَۃَعَشَرَ = تیرہ = ١٣ کا رمز ہے۔ یہان سے رقوم اکائی کے سر لیکر رقوم دہائی مین شریک کردیئے ہین۔ یہی حال نوعـہ = ٩٩ تک ہے۔
رقم تیرہ

٧٦ ـــــ عـہ = عِشْرِیْنَ = بیس = ٢٠ کا رمز ہے علامت عشر = عـہ مین لفظ عشرین کے یا کا شوشہ دیدیا ہے تاکہ التباس رفع ہوجائے۔
رقم بیس

٧٧ ـــــ سـہ = ثَلٰثِیْنَ = تیس = ٣٠ کا رمز ہے۔
رقم تیس

۷۸۔۔۔ ـلعـہ = اَرْبَعِیْنَ = چالیس = ۴۰ کا رمز ہے۔
رقم چالیس

۷۹۔۔۔ صـہ = خَمْسِیْنَ = پچاس = ۵۰ کا رمز ہے۔
رقم پچاس

۸۰۔۔۔ ـسہ = سِتِّیْنَ = ساٹھ = ۶۰ کا رمز ہے۔
رقم ساٹھ

۸۱۔۔۔ معـہ = سَبْعِیْنَ = سَتّر = ۷۰ کا رمز ہے۔
رقم سَتّر

۸۲۔۔۔ لـہ = ثَمَانِیْنَ = اَسّی = ۸۰ کا رمز ہے۔
اَسّی

۸۳۔۔۔ لعـہ = تِسْعِیْنَ = نَوّے = ۹۰ کا رمز ہے۔
نَوّے

۸۴۔۔۔ ما = مِأۃَ = سو = ۱۰۰ کا رمز ہے۔ مِأۃَ کے تاء کو گرا دیا ہے۔
رقم سو

۸۵۔۔۔ ما = مِأَتَانِ = مِأَتَیْنَ = دو سو = ۲۰۰
مِأۃَ کے مخفف = ما کے ساتھ الف ثانی ملا کر نون اعرابی کو گرا دیا ہے۔
رقم دو سو

۸۶۔۔۔ سما = ثَلٰثَ مِأۃَ = تین سو = ۳۰۰ یہاں سے سر اکائی کی رقم کا لے کر لفظ مِأۃَ کے مخفف رقم "ما" میں نو سو تک ضم کیا جاتا ہے۔
رقم تین سو

۸۷۔۔۔ للعما = اَرْبَعَ مِأۃَ = چار سو = ۴۰۰ کا رمز ہے۔
رقم چار سو

۸۸۔۔۔ صما = خَمْسَ مِأۃَ = پانچ سو = ۵۰۰ کا رمز ہے۔
رقم پانچ سو

۸۹۔۔۔ سما = سِتَّ مِأۃَ = چھ سو = ۶۰۰ کا رمز ہے۔
رقم چھ سو

۹۰۔۔۔ لما = سَبْعَ مِأۃَ = سات سو = ۷۰۰ کا رمز ہے۔
رقم سات سو

۹۱۔۔۔ لا = ثَمَانِیَۃَ مِأۃَ = آٹھ سو = ۸۰۰ کا رمز ہے۔
رقم آٹھ سو

۹۲۔۔۔ لعما = تِسْعَ مِأۃَ = نو سو = ۹۰۰ کا رمز ہے۔
رقم نو سو

۹۳۔۔۔ الـــ = اَلْف = ہزار = ۱۰۰۰ کا رمز ہے۔ یہاں سے اکائی کا سر لیکر علامت ہزار یعنی اَلْف میں ضم کی جاتی ہے۔
رقم ہزار

(۱) اعـــ = ۲۰۰۰؛ سمـــ = ۳۰۰۰؛ للعمـــ = ۴۰۰۰؛ اس ہی طرح نو ہزار تک سیم کی علامت قائم رکھتے ہیں تاکہ دس ہزار کی رقوم میں التباس نہ ہو۔

(۲) عـــ = ۱۰۰۰۰؛ عـــ = ۲۰۰۰۰؛ ســـ = ۳۰۰۰۰؛ الخ ایک لاکھ تک رقوم لکھتے ہیں۔

(۳) روپیہ کی علامت میں صرف "ر" لکھتے ہیں۔ مثلاً عصر ر = ایک روپیہ؛ عصـہ ر = دس روپیہ؛

الــــ ۔ = ایک ہزار روپیہ۔

(۴)۔ اس مین جب بیگہ ضم کرتے ہین تو علامت ذیل ہوتی ہے :-

عصہ بیگہ = ایک بیگہ۔

عـــگہ = دس بیگہ۔

(۵)۔ اس مین جب مَن ضم کرنا ہوتا ہے تو حسب ذیل علامتین لکھتے ہین :-

عصامَ = ایک من۔

عــــ = دس من ؛ اس صورت مین ایک مَن = چالیس ثار ہوتا ہے۔

فصل ششم ؛ حروف بجائے اعداد

۹۴ ـــ (حروف ابجد) ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضظغ۔

۹۵ ـــ (اعداد حروف ابجدی۔)

ا = ۱	ز = ۷	م = ۴۰	ش = ۳۰۰
ب = ۲	ح = ۸	ن = ۵۰	ت = ۴۰۰
ج = ۳	ط = ۹	س = ۶۰	ث = ۵۰۰
د = ۴	ی = ۱۰	ع = ۷۰	خ = ۶۰۰
ہ = ۵	ک = ۲۰	ف = ۸۰	ذ = ۷۰۰
و = ۶	ل = ۳۰	ص = ۹۰	ض = ۸۰۰
		ق = ۱۰۰	ظ = ۹۰۰
		ر = ۲۰۰	غ = ۱۰۰۰

فصل ہفتم ؛ رموز حسابی

۹۶ ـــ (مثبت) + = مثبت = جمع۔

۹۷ ـــ (ضرب) × = مضروب = ضرب۔

۹۸ ـــ (منفی) ـــ = منفی = تفریق۔

۹۹ ـــ (تقسیم) ÷ = مقسوم = تقسیم۔

۱۰۰ ـــ (مساوی) = = مساوی = برابر۔

۱۰۱ ـــ (اعشاری) ۰ = اعشار جمع عشر = دسوین حصص۔

۱۰۲ ـــ (زائد) > = زائد؛ جیسے ج > د = دال زائد ہے ج سے۔

۱۰۳ ـــ (کمتر) < = کمتر؛ جیسے د < ج = ج کمتر ہے دال سے۔

۱۰۴ ـــ (صفر) ۰ = وسط سطر بمعنے صفر یعنے درجہ مدارد کے ہے؛ تحت اور فوق حروف

میں اُن کی آواز بدل دیتا ہے۔

فصل ہشتم۔ رموز علم ہیئت۔

۱۰۵ — ⊙ = شمس۔
شمس

۱۰۶ — ○ = بدر = تمام قرص قمر منور ہے۔
بدر

۱۰۷ — ० = ہلال ؛ بالکل تاریک ہونا مقصود ہے۔
ہلال

۱۰۸ — ☾ = ربع اول ہلال ؛ چہارم قرص قمر آغاز ماہ ہلالی میں منور ہے۔
ربع اول ہلال

۱۰۹ — ☽ = ربع آخر ہلال ؛ چہارم قرص قمر آخر ماہ ہلالی میں منور ہے۔
ربع آخر ہلال

۱۱۰ — ♁ یا ⊖ = ارض = زمین۔
ارض

۱۱۱ — دیگر رموز تقویم ہجری میں درج ہیں ؛ تقویم ہجری ہے حسب ضرورت یہاں چند رموز بغرض بصیرت لکھے گئے ہیں۔
حوالہ رموز

فصل نہم۔ رموز اوزان

۱۱۲ — ؍ = ۱/۱۶ ثار = ایک چھٹانک۔
چھٹانک

۱۱۳ — ؍۲ ثار = ۲/۱۶ ثار = آدھ پاؤ = دو چھٹانک۔
آدھ پاؤ

۱۱۴ — ـــ = ۱/۴ ثار = پاؤ = ربع = چوتھے حصے کے معنوں میں مستعمل ہیں۔ پاؤ کے پ کی علامت اس میں موجود ہے۔
پاؤ

۱۱۵ — ـــ پاؤ یعنی ۱/۴ ہے۔ لہذا ـــ؍ = ۱/۶۴ روپیہ = پاؤ آنہ ہے۔
پاؤ آنہ

۱۱۶ — ٹ ثار = ۱/۲ ثار = آدھ ثار ؛ یہ مخفف لفظ نصف کا ہے۔ مثلاً ۱۰؍ = ۱½ = یک و نیم آنہ۔
نصف کی علامت

۱۱۷ — ٹ ثار = ۳/۴ ثار = ثلث = نصف اور پاؤ کی علامت ہے۔ تلفظ عام میں تین پاؤ = پون سیر ہے۔ علی ہذا القیاس اگر بجائے لفظ ثار کوئی دوسرا لفظ مثلاً گز مستعمل ہو تو اس ہی کی طرف اُس کے حصص منسوب کیے جائیں گے۔
ثلث

فصل دہم۔ عام مخففات

۱۱۸ — رضہ = رضی اللہ عنہ۔
رضی اللہ عنہ

۱۱۹ — رح = رحمۃ اللہ علیہ۔
رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۰ — عم = علیہ السلام۔
علیہ السلام

۱۲۱ — م = صلی اللہ علیہ وسلم ؛ صحیح۔
صلعم

۱۲۲ — ۷ = جس مقام پر الفاظ متروک اضافہ ہوں وہاں علامت تحت سطر ثبت کی جاتی ہے تاکہ محل ترک معلوم ہو جائے۔ کاف عربی
متروک

لـ کا مخفف ہے جو آخیر میں لفظ مذکور کے موجود ہے۔ یہ علامت تحت سطر ثبت کر کے الفاظ متروک بالائے سطر بغرض وضاحت لکھنا چاہیے مثلاً زید ^ادا^ صلوٰۃ کے بعد آیا، اس طرز تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ لفظ "ادا ہے" متروک ہو گیا تھا۔ متاقب بالائے سطر لکھا گیا ہے اور محل اس لفظ متروک کا مابین الفاظ "زید" اور "صلوٰۃ" کے ہے۔

۱۲۳ [نظر] ـــ نظ = فیہ نظر = اس میں کلام ہے۔ کی علامت ہے۔

۱۲۴ [فائدہ] ـــ ف = فائدہ کی علامت ہے۔

۱۲۵ [ترجمہ] ـــ ت = ترجمہ یا تمثیل کا رمز ہے۔

۱۲۶ [الی آخرہ] ـــ الخ = الی آخرہ = آخر جملہ تک کی علامت ہے۔

۱۲۷ [صلی اللہ علیہ وسلم] ـــ صلعم = صلی اللہ علیہ وسلم کا رمز ہے۔

۱۲۸ [بسم اللہ الرحمن الرحیم] ـــ ۷۸۶ یا ۷۸۷ یا ۷۸۸ = بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

۱۲۹ [حد] ـــ ۱۲ = حد = فقط؛ بحساب ابجد "حد" کے اعداد بارہ ہوتے ہیں۔ ح = ۸ ؛ د = ۴ یعنے ۸ + ۴ = ۱۲۔

۱۳۰ [ہٰہنا] ـــ ہ = ہٰہنا = یہاں کی علامت ہے۔

۱۳۱ [حینئذ] ـــ ح = حینئذٍ = اس ہی وقت کی علامت ہے۔

۱۳۲ [مافش] ـــ مافش = ما فیہ شيء = اس میں کچھ نہیں ہے۔ کا مخفف ہے۔

۱۳۳ [أش] ـــ أش = أي شيءٍ = کیا چیز ہے کا مخفف ہے۔

۱۳۴ [مبسملاً وغیرہ] ـــ مبسملاً و محمدلاً و مصلیاً الفاظ ذیل کا مخفف ہے:-

۱۳۵ [مبسملاً] ـــ مبسملاً ـ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنے والا ہو کر۔

۱۳۶ [محمدلاً] ـــ محمدلاً = الحمد للہ کہنے والا ہو کر۔

۱۳۷ [مصلیاً] ـــ مصلیاً = صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنے والا ہو کر۔

۱۳۸ [عطف] ـــ عط = عطف کا مخفف ہے۔

۱۳۹ [متعلق] ـــ ـہ = متعلق نحوی مثلاً صلہ موصول یا جار مجرور وغیرہ کا تعلق فعل بعید سے۔

۱۴۰ [نسخہ] ـــ ن = نسخہ کا رمز ہے جب کہ مصنف یا

مؤلف سے کسی خاص مقام اور عبارت مین دو مختلف اور ہم مضمون عبارتین ایک اولی اور دوم غیر اولی منقول ہو کر آئے ہون تو اول الذکر کو متن اور آخر الذکر کو بیاض یعنے حاشیہ پر چڑھا کر لکھتے ہین اور اُسکے اوپر رمز مذکورہ لکھدیتے ہین۔

۱۴۱ مقدم ــــ م = مقدم ؛ حرف اول اس لفظ کا لیا ہے۔

۱۴۲ مؤخر ــــ خ = مؤخر ؛ حرف ثالث اس لفظ کا لیا ہے۔ کیونکہ حرف اول مقدم اور مؤخر مین مشترک ہے اور حرف ثانی خود حرف علت ہے۔ لہذا دونون ترک کئے گئے۔ یہ دونون علامتین جب لکھتے ہین کہ کسی عبارت مین تقدیم اور تاخیر ہو جائے۔ اگر اُس کی اصلاح مقصود ہو تو لکھین گے۔ مثلاً بغاوت سلطانِ خ کی رعایا م سے ناجائز ہے = بغاوت رعایا کی سلطان سے ناجائز ہے۔

۱۴۳ متن ــــ م = میم عوا اصہ لفظ متن کا بھی ہے جہان عبارت مین "م" "ش" مستعمل ہون تو بر بنائے تقابل سمجھنا چاہیئے کہ متن اور شرح مقصود ہین ؛ اگر بالائے لفظ یا عبارت "م" "خ" مستعمل ہون تو مقدم موخر سمجھنا چاہیئے یہ تقابل طرز استعمال سے بلحاظ مفہوم کے واضح ہو جاتا ہے۔

۱۴۴ شرح ــــ ش = شین شرح کا رمز ہے ؛ شرح کے معنی کشادہ کرنے کے ہین۔ اصطلاح مین کسی مُغلَق اور مجمل عبارت کے سہل اور مفصل بیان کو کہتے ہین تاکہ مطلب واضح ہو جائے۔ مثلاً مسائل جبر و اختیار عالم مین محض مسئلہ اضافی کی بحث ہے۔ شرح اس عبارت کی اگر لکھی جائے تو بنفسہ ایک بسیط کتاب مدوّن ہو جائے۔

۱۴۵ قوسین ــــ (....) = قوسین یا خطوط وحدانی بغرض یکجا کرنے مضمون کے استعمال مین آتے ہین۔ مثلاً مبلغ للعہ (چار روپیہ) زید کو دیئے گئے۔ یہان بغرض توضیح رقم کے اُسکو الفاظ مین لکھا ہے۔ لہذا مابین خطوط وحدانی اندراج کیا گیا۔ خطوط وحدانی کے علامات ذیل بھی مستعمل ہین :-

{.........} یا {.........}

۱۴۶ ـــ ط ۔ جب کسی آواز متماثل کو ثقیل کرنا مقصود ہے تو اُس پر طؔ نصب کرتے ہین کیونکہ بعض ثقیل آوازین فارسی یا عربی مین پائی نہین جاتی ہین۔ استعمال ط

تمثیلات

مثال ۱ ۔ بوٹی۔ یہان تؔ کی آواز کو ثقیل کرنا مقصود ہے۔ لہذا حرف تؔ پر طؔ نصب کرنے سے ثقیل آواز پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ آواز ہندی سے اُردو مین آئی ہے۔ لکن فارسی اور عربی مین پائی نہین جاتی ہے۔

مثال ۲ ۔ گھوڑی۔ یہان رؔ کو ثقیل کرنا مقصود ہے۔ ڑ کا تلفظ بھی ہندی الفاظ مین پایا جاتا ہے۔

مثال ۳ ۔ ڈرنا۔ یہان دؔ کو ثقیل کرنا مقصود ہے۔

توضیح ۱ ۔ یہ عمل تین حروف ذیل مین عموماً ہوتا ہے:-

(۱) ت ؛ ٹ

(۲) د ؛ ڈ

(۳) ر ؛ ڑ

توضیح ۲ ۔ فصل مخففات اوقاف مین مذکور ہے کہ " ط " مخفف "مطلق وقف" کی علامت ہے۔ دیکھو دفعہ ۱۴۔

اُتممتُ بِحَمدِ اللّٰہِ تَعَالیٰ

فہرست ردیف وار مضامین اَلرُّمُوْز

مضمون ردیف	دفعہ	مضمون ردیف	دفعہ	مضمون ردیف	دفعہ	مضمون ردیف	دفعہ
دس کی رقم	۷۳	رقم ایک	۶۳	رقم دو	۶۲	زائد	۱۰۳
دو سو کی رقم	۸۵	رقم ایک ہزار	۹۳	رقم دو سو	۸۵	س	
دو کی رقم	۶۴	رقم بارہ کی	۷۳	رقم سات سو	۹۰	س	۹۵
دو و دو مضروب	۳۴	رقم [illegible] کی	۷۲	رقم سات کی	۶۹		
دہائی میں ہدایت		رقم پانچ سو	۸۸	رقم ساٹھ کی	۸۰	سات سو کی رقم	۹۰
کا طریقہ	۵۴	[illegible]	۹۷	رقم ستر کی	۸۱	سات کی رقم	۶۹
ذ		رقم پچیس کی	۷۹	رقم سو کی	۸۲	ساٹھ	۵۹
ذ	۹۵	رقم تیرہ کی	۷۵	رقم گیارہ کی	۷۳	ساٹھ کی رقم	۸۰
ر		رقم تیس کی	۷۷	رقم نو سو	۹۲	سبعمائۃ	۹۰
ر	۹۵	رقم تین سو	۸۹	رقم نو کی	۷۱	سبعین	۸۱
ربع آخر ہلال	۱۰۹	رقم تین کی	۶۵	رقم نوے کی	۸۳	ستۃ	۶۰
ربع اول ہلال	۱۰۸	رقم چار سو	۸۷	رموز نقیبہ	۲۹	ستۃ کی رقم	۸۱
ربح	۱۱۹	رقم چار کی	۶۶	رموز کا حوالہ	۱۱۱	ستۃ	۴۲
رشوہ	۱۱۸	رقم چالیس کی	۷۸	رموز کی تعریف	۱	ستّ	۶۸
رقم آٹھ سو	۹۱	رقم چھ سو کی	۸۹	رموز کی تقسیم	۲	ستمائۃ	۸۹
رقم آٹھ کی	۷۰	رقم چھ کی	۶۸	ژ		ستین	۸۰
رقم آٹھتی کی	۸۳	رقم دس کی	۷۲	ز	۹۵	سکتہ	۲۳

مضمون ردیف	دفعہ	مضمون ردیف	دفعہ	مضمون ردیف	دفعہ	مضمون ردیف	دفعہ
سکتہ طویل	۲۳	ض		غ		کسرہ تحت حرف	۲
سکون تحت حرف	۱۱	ض	۹۵	غ	۹۵	گتہ	۱۰۳
سو کی رقم	۸۴	ضرب	۹۷	ف		گ	
سول	۴۱	ضمہ بالائے حرف	۵	ف	۹۵	گیارہ	۳۶
ش		ط		ف	۲۰	گیارہ کی رقم	۷۳
ش	۹۵	ط	۹۵	فتح بالائے حرف	۳	ل	
شرح	۱۳۳	ط کا استعمال	۱۲۹	ق		ل	۹۵
شمس	۱۰۵	طویل سکتہ	۲۳	ق	۹۸	لازم وقف	۱۳
ص		ع		قد قیل وقف علیہ	۱۹	لا مساعۃ فی ہذا الوقف	۲۷
ص	۹۵	ع	۹۵	قد یوصل	۲۱	لا وقف علیہ	۱۷
صحیح	۱۲۱	عددان	۹۲	قف	۲۶	م	
صفر	۱۰۳	عدد	۹۳	قفلا	۲۵	م	۹۵، ۱۲۰، ۱۴۲
صلعم	۱۲۷	عشر	۷۳	قوسین	۱۳۵	مآتان	۸۵
صل	۴۱	عشرین	۷۶	ک		مآۃ	۸۳
صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۱	عط	۱۲۸	ک	۹۵	مآتین	۱۳۴
صلے	۴۳	علیہ السلام	۱۲۰	کامل آیۃ	۱۸	مبتلاً	۱۳۵
صص	۱۶			کذالک	۲۰	متروک	۱۲۱

مضمون ردیف	دفعہ	مضمون ردیف	دفعہ	مضمون ردیف	دفعہ	مضمون ردیف	دفعہ
مُتَمَّن	۱۴۳						
مثبت	۹۶	مقلوب واؤ	۳۰	نوّہ	۶۳	ہزار کی رقم	۹۳
مُتَحَدِّیًا	۱۳۶	مکسور تنوین تحت حرف	۷	نوتیے کی رقم	۸۳	ہلال	۱۰۷
مخفف استفہام کا	۳۵	متعلق نحوی کی علامت	۱۳۹	و		ہلال کا ربع آخر	۱۰۹
مخفف بت کا	۳۳	منفی	۹۸	و	۹۵	ہلال کا ربع اول	۱۰۸
مدّ بالائے حرف	۱۲					ی	
مرخص وقف	۱۶	موخر	۱۴۳	واؤ مقلوب	۳۰		
مساوی	۱۰۰	ن		واؤ مقلوب مع نقطہ	۳۱	ی	۹۵
مُصَلِّیًا	۱۳۷	ن	۹۵	وسط سطرین	۱۰۴		
مضروب	۹۷	ندا	۳۴	وصل اولیٰ ہے	۴۴		
مضموم تنوین بالائی		نظر کی علامت	۱۳۳	وقف جائز	۱۵		
حرف	۸	نقطہ کے ساتھ واؤ		وقف کر	۴۶		
مطلق وقف	۱۴	مقلوب	۳۱	وقف لازم	۱۳		
معانقہ	۴۸	نسخہ کی علامت	۱۴۰	وقف مرخص	۱۶		
مفتوح تنوین بالائے		نن نانوے	۵۲	وقف مطلق	۱۴		
حرف	۶	نو آسی	۵۱	وقفہ	۴۴		
مقدم	۱۴۱	نو	۷۱	ہ			
مقسوم	۹۹	نوسو کی رقم	۹۳	ہ	۹۵		
مقلوب دو واؤ	۳۲	نو کی رقم	۷۱	ہہنا	۱۳۰		